ہو جواب چرخِ نیلی فام پھر یہ خاکتود | طارق و موسیٰ کا ہو چوٹی پہ تیری پھر درود
مصدرِ تبلیغِ حق بن جائے ہر وادی تری | بربریت[1] ہو مُبدّل پھر بشانِ دلبری

(۳)

عالمِ ہستی ہے صبح و شام رہنِ انقلاب | مضطرب ذرّوں کے سینوں میں ہیں لاکھوں آفتاب
ارتقائے بزمِ ہستی کا ہے ضامن ہر زوال | ہیں یہاں کتنے چمن پروردۂ دشت و جبال
صبح بن جاتی ہے خود زلفِ شبِ غم کا نکھار | شعلۂ برقِ تپاں دیتا ہے پیغامِ بہار
رہزنِ ہر راہِ منزل خضرِ منزل ہے یہاں | موجِ طوفاں خالقِ دامانِ ساحل ہے یہاں
قطرۂ دریا سے دریا ہو رہے ہیں موجزن | شامِ ہر گلشن سے ہے تخلیقِ ہر صبحِ چمن
تو بھی کر اپنی خموشی کو تکلّم آشنا | دے شہیدِ جستجو کو رازِ ہستی کا پتا
منتظر ہے گوشِ مسلم پھر اسی آواز کا | کاروانِ زندگی کو دے جو پیغامِ درا

"دل مرا ہنگامۂ حاضر سے بے پروا ہے آج
گوش آوازِ سرودِ رفتہ کا جویا ہے آج"

غزل

از

(جناب شارق میرٹھی ایم ۔ اے)

مذاقِ دید سے تزئینِ محفل ہوتی جاتی ہے | نظر جس شے پہ پڑتی ہے مرادِ دل ہوتی جاتی ہے
جگر میں ٹیس، دل میں ہوک، لب پر آہ، نم آنکھیں | کہانی یاد کر لینے کے قابل ہوتی جاتی ہے
سمجھتا ہوں مآلِ عشق لیکن اس کو کیا کیجے | کہ اس کی ہر نظر منجملۂ دل ہوتی جاتی ہے
جنونِ شوق نے جس جس قرینے سے سجائی تھی | اُسی ترتیب سے برخاست محفل ہوتی جاتی ہے
جو آتا ہے مجھی کو دیکھتا ہے ان کی محفل میں | جو محفل ان کی تھی اب میری محفل ہوتی جاتی ہے
یہ کیسا ذوقِ نظارہ، یہ کیسی دیدۂ محجوبی | مری ہستی ہی خود میرے مقابل ہوتی جاتی ہے
یہ مانا جلوۂ ہستی فنا آمیز ہے شارقؔ! | مگر پہلے سے کچھ رنگین محفل ہوتی جاتی ہے

[1] قوم بربری کو طارق نے دائرۂ اسلام میں داخل کیا تھا اور پھر فتح اسپین میں اس قوم نے خوب مدد کی تھی